

# کلامِ بخشش

Vol-1

فیاض محمد – شاکر

Last Updated: 20-Oct-2022

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہِ ﷺ

# کلامِ بخشش

فیاض محمد ۔ شاکر

جلد ۱



FAYAZ MOHAMMED (Shakir)
City Neral, Dist. Raigad - Maharashtra (INDIA)
Mob. +91-9867862152

# نظمی ترجمہ (سورۃ فاتحہ)

نوٹ :- ترجمہ کنزالایمان مع تفسیر صراط الجنان جسکے مانع و مفہوم کو مد نظر رکھتے ہوئے ہی سورۃ فاتحہ کا یہ نظمی ترجمہ اس فقیر نے لکھنے کی کوشش کی ہے
(اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک حضور ﷺ کے صدقے وسیلے سے قبول فرمائے... آمین)

**بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ**

اللہ کے نام سے ہے آغازِ بیاں
ہے جو بہت ہی کریم و مہرباں

**اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ﴿۱﴾**

سب تعریف و توصیف اُسی کے لیے
ہے اُسی کی ملکیت میں سارا جہاں

**الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۙ﴿۲﴾**

چار سو ہیں سب اُسی کی نعمتیں
ہے سب کیلئے جو رحیم و رحماں

**مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ﴿۳﴾**

ہو گی روزِ جزا اسی کی بادشاہی
ہو گا عدل و انصاف اُسی کا وہاں

**اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ﴿۴﴾**

تیری ہی بندگی تا عمر کرتے رہیں
فقط تجھی سے ملے مدد و احساں

**اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ﴿۵﴾**

راہ ہدایت پر رہوں ثابت قدم
چلا ہمکو ہمیشہ سیدھا نشاں

**صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ**

جسکو بھی تو نے کرم سے نوازا
اُسی کو ملا تیرا فضل و احساں

**غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ٪﴿۷﴾**

بد عمل لوگوں سے سدا بچائے رکھنا
بد عقیدگی کا نہ ہو ہم میں کوئی نشاں

﴿امین﴾

تری بارگاہ میں شاکر کی یہ دعا ہے
کہہ رہا ہے آمیں اپنی حال زباں

( فیاض محمد— شاکر)



یا الٰہی یہ ترا ہم پہ بڑا احسان ہے
زندگی تو نے دیا تو بڑا رحمان ہے
یا الٰہی جو شروع کرتے ہیں ترے نام سے
خیر سے رہتے ہیں وہ یہ ترا اعلان ہے

یا الٰہی تو نے جو اپنے بندوں کو دیا
روز و شب پڑھتے ہیں جو وہ ترا قرآن ہے
یا الٰہی ہر جگہ تری حکومت ہی تو ہے
تری ذاتِ کبریا تو مرا فرمان ہے

یا الٰہی تو نے ہی پیدا کیا ہر چیز کو
تو ہی خالق جہاں یہ مرا ایمان ہے

یا الٰہی تو نے ہی بخشا ہے ساری نعمتیں
شکر ہو کیسے ادا عقل یہ حیران ہے
یا الٰہی ترے سوا پرسانِ حال ہی نہیں
ہر گھڑی ہر لمحہ ترا مجھ پہ یہ احسان ہے

یا الٰہی جب چلوں تنہا اندھیری رات میں
روشنی کر تو عطا راستہ انجان ہے
یا الٰہی بخش دے شاکر کو تو اپنے کرم
واسطہ محبوب ﷺ کا یہ مرا ارمان ہے

# حمدِ باری تعالیٰ (یا الٰہی)

( فیاض محمد – شاکر)

# ترانہ سنّی دعوتِ اسلامی

اہلِ سنت کی ہے شاں سنّی دعوت اسلامی
سنیت کی ہے یہ زباں سنّی دعوت اسلامی

ہر میدان اجتماع میں ہیں ریاض الدیں کھڑے
دیتے ہیں پیاری اذاں سنّی دعوت اسلامی

جِس نے اسکو سربلند ساری دنیا میں کیا
لفظوں میں ہو کیا بیاں سنّی دعوت اسلامی

بلبل باغ مدینہ پڑھتے ہیں جب نعت سخن
کیا حسیں اندازِ رضواں سنّی دعوت اسلامی

مرشدِ حق نے سکھائی علم و خلق عام ہو
گھر محلّہ ہو عیاں سنّی دعوت اسلامی

صادق رضوی بھی ہیں شانہ بہ شانہ یہیں
کرتے ہیں خدمت یہاں سنّی دعوت اسلامی

یارسول اللہ انظر حالنا پڑھتے ہیں ہم
ہے فیضان دو جہاں سنّی دعوت اسلامی

وہ امین القادری جو ہیں سید آل رسول
نوجوانوں کی ہے جاں سنّی دعوت اسلامی

وادیٔ نوری میں جو آتے ہیں دیکھو شان سے
کتنا پیارا ہے یہ سماں سنّی دعوت اسلامی

ہے عطاء مفتیٔ اعظم ھند کہلاتے ہیں وہ
شاکر نوری نگہباں سنّی دعوت اسلامی

غوث و خواجہ کا کرم للہ صدا ہو ہر قدم
شاکر! ملے فیض نشاں سنّی دعوت اسلامی ...(آمین)

(فیاض محمد — شاکر)

www.sunnidawateislami.net

اِس گھر کی شاں مسلماں بھول گئے ہیں
مسجد ہے کہاں مسلماں بھول گئے ہیں

سارے زمانے کی باتیں یہاں چل رہی ہیں
یہ بیٹھے ہیں کہاں مسلماں بھول گئے ہیں

بے خوف ہو کر تجارت کرتے ہیں لیکن !
خوف خدا و زباں مسلماں بھول گئے ہیں

محفلِ دنیا میں مست لوگوں کو خبر نہیں
بابری مسجد کی داستاں مسلماں بھول گئے ہیں

کتنی آباد ہیں مسجدیں خود سے پوچھو ذرا
آف، یہ آواز اذاں مسلماں بھول گئے ہیں

دعوئے عشق بہت ہیں اولیاء سے یہاں لیکن !
غوث و خواجہ کا فرماں مسلماں بھول گئے ہیں

خوابِ غفلت کی یہ نیند اچھی نہیں شاکر
کیا ہے دین و ایماں مسلماں بھول گئے ہیں



# مسجد ہے کہاں مسلماں بھول گئے ہیں

( فیاض محمد — شاکر)

# اک نگاہ کرم میرے آقا ﷺ

تیری رحمت کا محتاج ہو ں میں
تیرے فضل کا محتاج ہو ں میں
ایک نگاہ کرم میرے آقا
ہم کو اپنا سمجھ کے بلالو
جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں

میرا سب کچھ تمہی پے فدا ہے
آقا سب کچھ تمہی نے دیا ہے
ایک نگاہ کرم میرے آقا
پل صراط سے پار اب کرادو
جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں

جانے کب سے کھڑا ہو ں یہاں میں
جانے کب سے پڑا ہو ں یہاں میں
ایک نگاہ کرم میرے آقا
روز محشر شفاعت کرادو
جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں

ساری عمر گناہ کیا ہوں
ساری عمر خطا ئیں کیا ہوں
ایک نگاہ کرم میرے آقا
قبر میں آکے ہمکو بچا لو
جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں

انکے دست کرم سے عطا ہو
انکے فضل وکرم سے عطا ہو
ایک نگاہ کرم میرے آقا
جام کوثر ہمیں بھی پلادو
جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں

میں تو شاکر بنا ہو ں ابھی ہی
میں تو نوری بنا ہو ں ابھی ہی
ایک نگاہ کرم میرے آقا
ہم سبھی کو مدینے بلالو
جالیوں پر نگاہیں جمی ہیں

(فیاض محمد -شاکر)

# منقبت : خواجہ پیا ہمارے

خواجہ پیا ہمارے نظر کرم خُدارا
میرا آسرا تمہیں ہو، تمہی میرا سہارا

طوفاں نے مجھکو گھیرا ، اب کیا کروں بتاؤ
کشتی تمہی پے چھوڑی، تمہیں میرا کنارا

گم ہوگیا ہو ں میں تو، دنیا کے راستوں میں
دامن میں اپنے لیلو پھرتا ہوں مارا مارا

سب کچھ گنوا ں دیا ہے دو دن کی زندگی میں
خواجہ پیا سنبھالو ، میں فقیر ہو ں تمہارا

ہمکو بھی کچھ عطا ہو غوث الوری کا صدقۃ
دنیا بھی آج دیکھے، ہو کرم وہ نظارہ

کوئی واسطہ نہیں ہے، کوئی راستہ نہیں ہے
محشر میں لاج رکھ لو خواجہ پیا ہمارا

یہ کرم ہمیشہ نوری، اکثر ملا ہے ان سے
میرا کام بن گیا ہے، جب بھی انہیں پکارا

دامن کو میرے بھردو، آنکھیں جو منتظر ہیں
اتنا بھرم تو رکھنا، شاکر ہے بس تمہارا

- - -

فیاض محمد - شاکر



# میں بے حد برا ہو ں

میں بے حد براہوں نگاہ کرم ہو
سراپاخطاہوں نگاہ کرم ہو
سراپاگناہ ہوں نگاہ کرم ہو

مجھے زندگی کا سلیقہ نہیں ہے
مگر چاہتاہوں نگاہ کرم ہو

مجھے اپنے در پے بلوالو آقا
کے بے بس کھڑاہوں نگاہ کرم ہو

کہاں سے وہ خوشیاں میں لاؤں جاکر
کے دل سے رورہاہوں نگاہ کرم ہو

کے شیطاں نے مجھکو بہت ہے ستایا
ہاں شیطاں نے مجھکو بہت ہے ستایا
پناہ چاہتاہوں نگاہ کرم ہو

مدینے کی اُلفت ہے سرمایہ میرا
آقاتمہاری ہی اُلفت ہے سرمایہ میرا
میں بس آپکاہوں نگاہ کرم ہو

اور عطاکیجئے ادب کا خزینہ
آقاعطاکیجئے اب ادب کا خزینہ
میں طیبہ چلاہوں نگاہ کرم ہو

نہیں کچھ پتہ میری زندگی کا
نہیں کچھ خبر میری زندگی کا
اماں چاہتاہوں نگاہ کرم ہو

عمل کچھ نہیں، کچھ کہنے کے لائق
میں قابل بناہوں نگاہ کرم ہو

ہے رحمت تیری سارے عالم پے چھائی
کرم مانگتاہوں بس نگاہ کرم ہو

شاکر تیرا رو رہاہے یہاں پے
میں تمہیں چاہتاہوں نگاہ کرم ہو

(فیاض محمد۔شاکر)

# نصیب ہو

یا رب مدینہ پھر ہمیں جانا نصیب ہو
فضل و عطائے مصطفیٰ پانا نصیب ہو

مکہ نصیب ہو ہمیں، طیبہ نصیب ہو
میرے خدا مجھے وھاں جانا نصیب ہو

ہوتی ہیں روز و شب جہاں رحمت کی بارشیں
فضل و کرم سے مجھکو بھی، نہانا نصیب ہو

دست کرم نصیب ہو، صحرا نصیب ہو
گلیوں میں اُنکے گھومنا پھرنا نصیب ہو

تصویروں میں تو دیکھا ہے کئی بار مگر
کعبہ کو اپنے ہاتھوں سے چھونا نصیب ہو

دوڑیں تھی مائی ھاجرہ جس کرب و درد سے
ویسا صفا سے مروہ ہمیں چلنا نصیب ہو

آنکھوں کی پیاس دور ہو، دیدار حرم سے
زم زم سے پیاس دل کو بجھانا نصیب ہو

اسکے سوا تو کوئی بھی، خواہش نہیں میری
مرنے سے پہلے ایک بار، مدینہ نصیب ہو

موت آئے تو ہو سامنے روضہ حضور کا
خاک بقیع میں اپنا ٹھکانہ نصیب ہو

شاکر یہ دعا ہے میری اے رب مصطفیٰ
محشر میں انکے قرب کو، پانا نصیب ہو

- - -

فیاض محمد - شاکر



# ہر زمانہ میرے حضور ﷺ کا ہے



ہر زمانہ میرے حضور کا ہے
ہر فسانہ میرے حضور کا ہے

جان و دل سے پڑھا ہے ہم نے جو
وہ تو کلمہ میرے حضور کا ہے

جسکی خواہش ہمیشہ رہتی ہے
وہ مدینہ میرے حضور کا ہے

اۓ کاش فرشتے قبر میں کہہ دیں
یہ دیوانہ میرے حضور کا ہے

اُنکے قرب میں اک نشا سا ہے
وہ ٹھکانہ میرے حضور کا ہے

روزِ محشر جو پینے مل جائے
وہ آبِ کوثر میرے حضور کا ہے

بٹتی ہے کونین میں جسکی برکتیں
وہ خزانہ میرے حضور کا ہے

سارے نبیوں میں سب سے افضل ہے
وہ معجزہ میرے حضور کا ہے

جسکے آگے چاند بھی پھیکا ہے
وہ رُخِ انور میرے حضور کا ہے

جو صحابہ جان و دل فدا کرتے ہیں
ایسا رتبہ میرے حضور کا ہے

سارے پھولوں نے وہ مہک نہیں پائی
جو پسینہ میرے حضور کا ہے

جس نے سجدے میں اپنا سر کٹایا ہے
وہ نواسہ میرے حضور کا ہے

جو ملائکہ روز و شب پڑھتے ہیں
وہ ترانہ میرے حضور کا ہے

دل کی نظروں سے دیکھو تو شاکر
سارا عالم میرے حضور کا ہے

فیاض محمد - شاکر

# ہیں مدینے میں ہم

کھویا کھویا یہ دل ہے میرا
ہیں مدینے میں ہم
ہم یہاں آئیں ہیں آپ ہی کے کرم
ہیں مدینے میں ہم

سب کی سب مشکلیں حل ہونے لگیں
دور ھٹنے لگیں...
جب بڑھانے لگیں یہ قدم
ہیں مدینے میں ہم

دل میرا رو رہا ہے تمہارے لئے
ہاں بس تمہارے لئے...
آنسوئوں کی لڑی ساتھ لائیں ہیں ہم
ہیں مدینے میں ہم

کوئی حُسنِ عمل پاس میرے نہیں
ہاں کوئی ٹھیک نہیں...
روزِ محشر تمھیں رکھلو یہ بھرم
ہیں مدینے میں ہم

ہے گناہوں تلے میں دبا ہی رہا
ہاں بس ڈوبا ہی رہا...
شرم سے ہے میری آنکھ نم
ہیں مدینے میں ہم

دل سکوں پاگیا شاکر اب یہ تیرا
ہاں اب یہ تیرا...
زندگی میں جو آئے اب کتنے ہی غم
ہیں مدینے میں ہم

(فیاض محمد-شاکر)



# جہاں گنبدِ خضرا

جہاں گنبدِ خضرا جلوہ نما ہے
وہ جنّت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
میں سوئے مدینہ بُلایا گیا ہوں
یہ الفت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

ﷺ
مقام محمدؐ کو کیا پوچھتے ہو
کے وہ مالک آبِ کوثر جو ٹھہرے
آقا پلائیں گے دستِ کرم سے
یہ قِسمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

اُن سے ملا ہے خدا کے کرم سے
ہاں سب کچھ ملا ہے اُنہیں کے کرم سے
یہی آپکا لطف عین کرم ہے
یہ رحمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

کیا کیا میں دیکھوں جا کر مدینے
کے انکی گلی میں گم ہو گیا ہوں
تصور میں آقا تم ہی بسے ہو
یہ نسبت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

نہ غم کر تو شاکر اس روزِ محشر
کے کوئی بھی پرسان حال نہ ہو گا
ہاتھوں میں ہو گا دامن تمھارا
یہ عظمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

- - -

فیاض محمد - شاکر



میں ایسے آگیاہوں دربارِ مصطفٰی میں
خود کو بھلادیاہوں دربارِ مصطفٰی میں

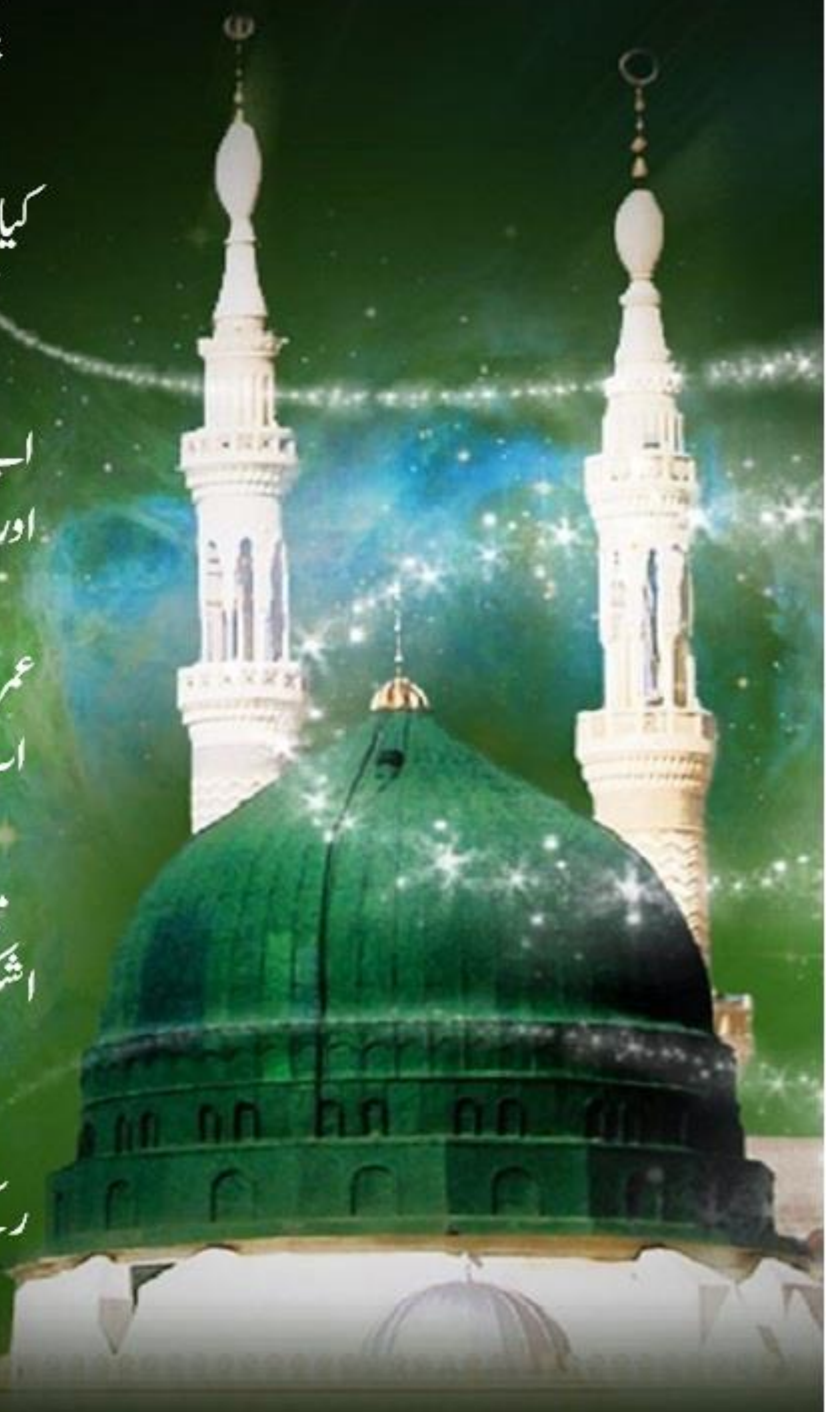
کیااب بھی میرے مولا تیرا کرم نہ ہو گا؟
تنہاہی چل پڑاہوں دربارِ مصطفٰی میں

اپنے خدا کو سجدہ میں کر کے گم ہو گیاہوں
اور دل بھی جھکادیاہوں دربارِ مصطفٰی میں

عمر تمام گزری میری گناہوں میں اسطرح
اب شرمندہ ہو رہاہوں دربارِ مصطفٰی میں

میری زباں تو بِلکُل خاموش ہو گئی ہے
اشکوں سے کہہ رہاہوں دربارِ مصطفٰی میں

شاکر تجھے وہاں اب کیایہ ہو گیاہے
رکتے نہیں ہیں آنسوں دربارِ مصطفٰی میں



# دربارِ مصطفٰی ﷺ میں

(فیاض محمد-شاکر)

# دُعا

# خداوند تیرا میں کرم چاہتا ہوں

(فیاض محمد-شاکر)

خداوند تیرا میں کرم چاہتا ہوں
تیری بارگاہ سے رحم چاہتا ہوں

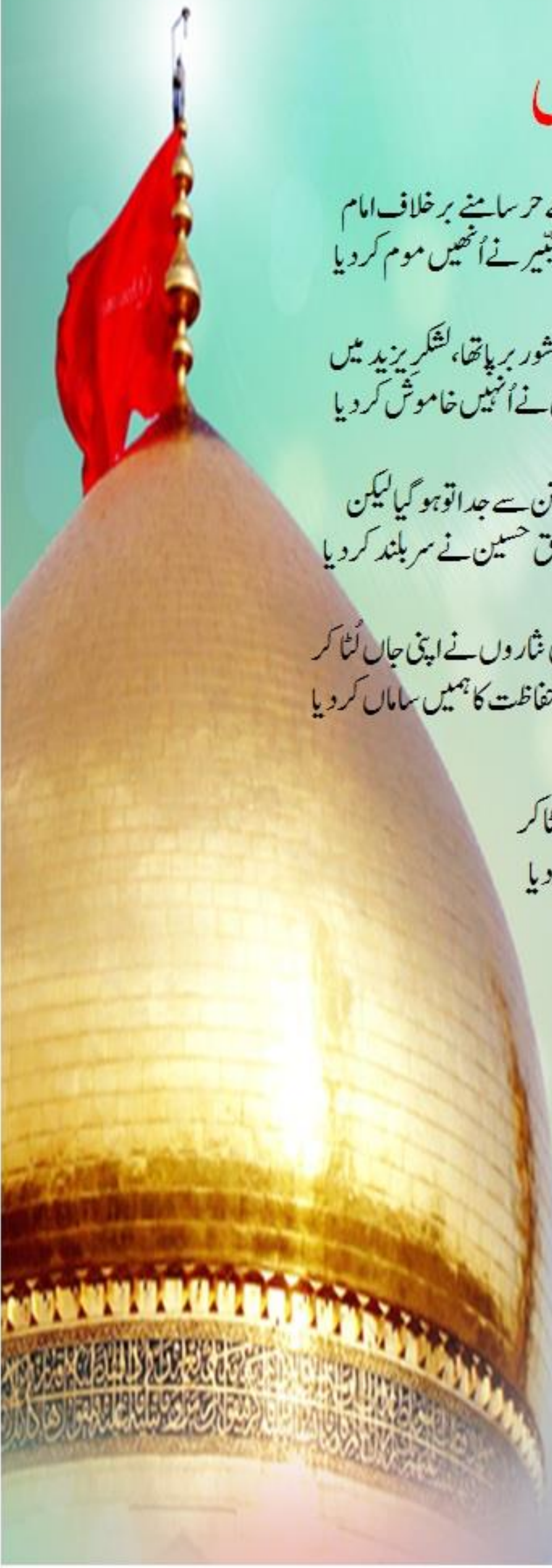
گناہوں سے دامن میرا صاف کر دے
میں مجرم ہوں مولا مجھے معاف کر دے
یہی اک تمنّا ہے اے میرے اللہ
میں ہر وقت تیری رضا چاہتا ہوں

میری زندگی میں وہ دن بھی آئے
کے پہنچوں مدینے سر کو جھکائے
میں دامن پسارے بیٹھا ہوں مولا
کے مرنے سے پہلے یہی چاہتا ہوں

خُدایا میری بس اتنی دعا ہے
ہو ایماں سلامت یہی التجا ہے
نہ ہو شرم سے پانی میری نگاہیں
میں شیطاں سے تیری پناہ چاہتا ہوں

ﷺ
مقام محمد کا صدقہ عطا ہو
میں بے بس ہوں مولا مجھے کچھ عطا ہو
چلا جاؤنگا اک دن میں دنیا سے للہ
تیرے عرش کے سائے جگہ چاہتا ہوں

وہ اندازِ احمد رضا کچھ نہیں ہے
میرے پاس مولا یہ سب کچھ نہیں ہے
شاکر کرے کیسی تیری حمد و ثنائیں
میں تجھ سے خداوہ ہنر چاہتا ہوں



# ۷۲ کا کارواں

لختِ جگر کو اپنے سے یوں جُدا کر دیا
اِک مشتِ خاک کو سپردِ خاک کر دیا

آئے تھے حر سامنے بر خلاف امام
خطبائے شبّیر نے اُنھیں موم کر دیا

دنیا نے دیکھلی صبر و شجاعت امام حسین کی
کربلاء کے جاں نثاروں نے وہ حق ادا کر دیا

ہزاروں کا شور برپا تھا، لشکرِ یزید میں
تنہا حسین نے اُنہیں خاموش کر دیا

وہ ۷۲ کا کارواں چلا تھا کچھ اس شان سے
جو وعدہ کوفہ کو دیا تھا، وفا کر دیا

سرِ انور تن سے جدا تو ہو گیا لیکن
اِک پرچمِ حق حسین نے سربلند کر دیا

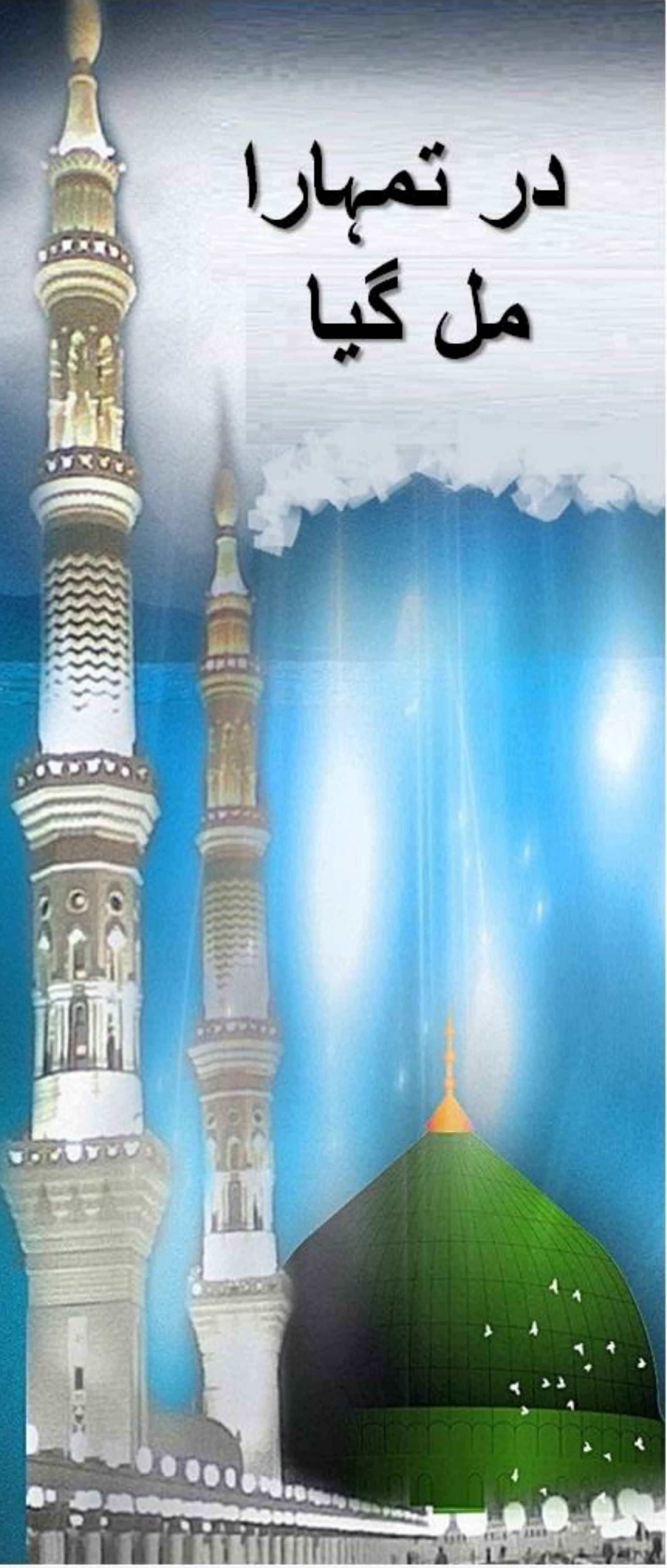
نہ فکرِ دنیا تھی، نہ اور کوئی تو شاء
عظمت امام پر سب نے سر خم تسلیم کر دیا

علی کے جاں نثاروں نے اپنی جاں لُٹا کر
شریعت کی حفاظت کا ہمیں ساماں کر دیا

اپنی ذوالفقارِ حیدری سے باطل کو مٹا کر
شاکر دیکھو تو سہی حسین نے کیا کر دیا

فیاض محمد - شاکر

# در تمہارا مل گیا



میرے آقا ﷺ در تمہارا مل گیا
بے سہاروں کو سہارا مل گیا

ہر طرف طوفاں نے گھیرا تھا مگر
ہم کو طیبہ کا کنارا مل گیا

عمر بھر جسکی تمنّا تھی مجھے
آج مجھکو وہ نظارہ مل گیا

خواب میں اکثر مدینہ دیکھ کر
میرے رب کا اک اشارہ مل گیا

آپکے قدموں میں جب سے آگیا
میں نے جو کھویا دوبارہ مل گیا

فضل رب سے تو نے شاکر پا لیا
نورِ حق کا وہ ستارہ مل گیا

- - -

فیاض محمد - شاکر

رحمۃ اللہ علیہ

# منقبت: شان قمرعلی درویش

قمرعلی کی شان ہے ولی اللہ کی
لوگ پاتے ہیں یہاں نعمت اللہ کی

وہ درویش ہیں اعلیٰ ہے دربار اُن کا
دیکھنے ملتی ہیں یہاں قدرت اللہ کی

اا کے اشاروں سے اُٹھ جاتا ہے ہوا میں
بے جاں پتّھر کو ملی ہے نسبت ولی اللہ کی

بھوکوں کو مل گیا کھانا بن مانگے یہاں
اندھے وھابی دیکھ لے کرامت ولی اللہ کی

مخدوم سمناں، صابر کلیر اور ماہمی
ہند میں چلتی ہے حکومت ولی اللہ کی

یہ فضل خدا ہے شاکر کیسے ہو بیاں
دنیا میں ہم نے پائی اُلفت ولی اللہ کی

- - -

فیاض محمد- شاکر

# جو مدینہ ہم بھی جائیں ...



جو مدینہ ہم بھی جائیں تو کچھ اور بات ہو گی
وہیں زندگی بتائیں تو کچھ اور بات ہو گی

کیسے جاؤں میں مدینہ کوئی زادِ راہ نہیں
کوئی راستہ دکھائیں تو کچھ اور بات ہو گی

یہ خدا کا فضل ہے جو میں مدینے آ گیا ہوں
جو حضور مان جائیں تو کچھ اور بات ہو گی

میں گدائے مصطفیٰ ﷺ ہوں، وہ شہنشاۓ جہاں ہیں
ہو کرم کی وہ عطائیں تو کچھ اور بات ہو گی

ہے ساتھیوں کے ہمراہ کھڑا ہوں عاجزی سے
کوئی تنہا چھوڑ جائیں تو کچھ اور بات ہو گی

ہے یہی آرزوِ شاکر رہوں بن کے میں تمہارا
مجھے اپنا وہ بنائیں تو کچھ اور بات ہو گی

- - -

فیاض محمد - شاکر

# میری جستجو ہے دیارِ مدینہ



میری جستجو ہے دیارِ مدینہ
خدا یاد کھادے بہار مدینہ

سرِ خم کیے میں چلا جا رہا ہوں
میری آنکھوں میں ہے خُمارِ مدینہ

نہ پوچھو میری بے خودی کا عالم
میں ہوں جان و دل سے نثار مدینہ

اگر کوئی پوچھے یہ چہرے پے کیا ہے
مسرّت میں کہہ دوں گا غبارِ مدینہ

دل و جاں کو تسکیں اُس وقت ہو گی
جو بلائیں گے ہم کو تاجدارِ مدینہ

ہم اہل سنن ہیں عشقِ نبی میں شاکر
عقیدت سے چومیں گے وہ خار مدینہ

- - -

فیاض محمد- شاکر

سرکارِ دوجہاں کو یہ سلام ہے ہمارا
رحمت دوجہاں کو یہ پیام ہے ہمارا

ہوں قطار میں کھڑا سر کو جھکائے اپنے
لبِ ناظمیں سے کہہ دیں میں غلام ہوں تمہارا

شمس الضحیٰ تمہیں ہو خیر الوریٰ تمہیں ہو
دونوں جہاں کی جاں ہو وہ نام ہے تمہارا

مختار کل کو رب نے دیدارِ کل نوازہ
کوئی پا سکا نہ ایسا وہ مقام ہے تمہارا

اندازِ گفتگو جو تم کو عطا ہوئی ہے
دل میں اتر گیا ہے وہ کلام ہے تمہارا

عشق محمدی ﷺ ہی اللہ کی رضا ہے
منجانب خدا سے یہ پیغام ہے تمہارا

"رب حبلی اُمتی" پڑھتے ہو تم ہمیشہ
امت پہ میرے آقا یہ انعام ہے تمہارا

تلوے مبارک میں کتنے ورم ہوئے ہیں !
کوئی کر سکا نہ ایسا وہ قیام ہے تمہارا

اقصیٰ میں آگے بڑھ کر تم نے کی امامت
فرمایا جبرائیل نے یہ امام ہے تمہارا

بخشش ہے اُسکی لازم جو غلام مصطفیٰ ﷺ ہو
فرمایا میرے رب نے یہ نظام ہے ہمارا

شاکر کلام بخشش پڑھکر اُنہیں سناؤں
جب تک رہوں میں زندہ ہو کام یہ ہمارا



# سرکارِ دوجہاں ﷺ کو یہ سلام ہے ہمارا

(فیاض محمد — شاکر)

# تھا جسکا انتظار وہ ماہِ رمضاں آگیا

تھا جسکا انتظار وہ ماہِ رمضاں آگیا
مری اور تمہاری بخشش کا ساماں آگیا

کر لو جتنی نیکیاں وقت بہت کم ہے
نعمتِ پروردگار بانٹنے وہ ماہ رمضاں آگیا

خالی دامن، جھولیاں اُمیدیں ہیں وابستہ
رحمتِ پروردگار لیکر وہ ماہِ رمضاں آگیا

ہمیں تو چاہیئے رضا شاہنشاہ دو جہاں کی
سنتِ سرکار ادا کرنے وہ ماہ رمضاں آگیا

مکانِ دل میں اک روشنی سی چھا گئی
نیکیوں کی شمع جلانے وہ ماہِ رمضاں آگیا

غفلت کی چادر ہٹا دو اب اپنے چہرے سے
بندوں کو رب سے ملانے وہ ماہ رمضاں آگیا

کیا اب بھی شاکر سرِ تسلیم خم نہ ہوگا
گناہوں کو بخشوانے وہ ماہ رمضاں آگیا



(فیاض محمد — شاکر)

# پیارے آقا ﷺ کی پیاری ادائیں

پیارے آقا کی پیاری ادائیں
جسکے دِل میں سمائی ہوئ ہے
سنتوں کا وہ پیکر بنا ہے
بات اُسکی بنائی ہوئ ہے

میرے آقا کو سبکی خبر ہے
دیکھو کیسی مبارک نظر ہے
جب بھی میں نے ہے انکو پکارا
دستِ رحمت ہی چھائی ہوئ ہے

مجھکو بن مانگے سب کچھ ملا ہے
پیارے آقا نے سب کچھ دیا ہے
یہ تو لطفِ کرم ہے اُنھیں کا
کیسی مری بڑھائی ہوئ ہے

غوث و خواجہ کا دامن ہے تھاما
حق کہاں ہے یہ ہم نے ہے جانا
یہ تمہارے ہی نورِ نظر ہیں
شمع حق وہ جلائی ہوئ ہے

میرے آقا یہی اِلتجا ہے
خیر ہو مومنوں کا دعا ہے
اپنے شاکر پہ ہو نظر رحمت
سب کی بگڑی بنائی ہوئ ہے

( فیاض محمد – شاکر)

# یا بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ

نظر کرم ہو آل رسول یا بندہ نواز
سرِ خم کیے کھڑا ہوں یا بندہ نواز

علم و عرفاں کا خزانہ بٹ رہا ہے آج بھی
ہمکو بھی تھوڑا سا عطا ہو یا بندہ نواز

واسطہ مُرشِد حق چراغ نصیر کا
دامن پسارے منتظر ہوں یا بندہ نواز

خستہ در ہے اُمت پریشاں ساری دنیا میں
حالتِ زار پر نظر فرمائیں یا بندہ نواز

محفلِ تصوّف میں آج بھی شان سے
روشن ہے تمہاری ہی شمع یا بندہ نواز

شاکر تو آسی و منگتا ہے تیرے ہی در کا
بس مجھے اپنا کہہ کر بلا لو یا بندہ نواز

( فیاض محمد – شاکر)



# میرے دل میں تیری اُلفت شاہا ﷺ

میرے دل میں تیری اُلفت شاہا
ہے تجھی سے میری زینت شاہا

سارے عالم میں ہے جلوہ تیرا
کیسے ہو بیاں تیری مدحت شاہا

کھائی رب نے رخ انور کی قسم
ایسی پیاری تیری صورت شاہا

جو فضاؤں میں ہے آوازِ اذاں
ہے میرے رب کی یہ قدرت شاہا

تیرے صدقے سے ہے زندہ دنیا
دونوں عالم کی ہو رحمت شاہا

سارے بندوں کو دکھائے گا رب
روزِ محشر تیری عظمت شاہا

ملی دنیا میں جو مجھکو عزت
میری تجھ سے جو ہے نسبت شاہا

میں تو آسی ہوں تمھارے در کا
مجھکو مل جاتی ہے نعمت شاہا

ساری اُمت ہے پریشاں دیکھو
کیسے دور ہو گی مصیبت شاہا

دستِ شفقت جو عطا ہو شاکر!
میں کروں دین کی خدمت شاہا

( فیاض محمد — شاکر)



# سفرِ حج کا ارادہ کیا ہے   حصّہ ۱

## سفرِ مکّہ

یہ نورانی قافلے دیکھو
کیسے سوئے حرم جارہے ہیں
اِک صدائے لبّیک پر ہیں
کیسے سوئے حرم جارہے ہیں

جس گھڑی کیلئے منتظر تھے
لمحہ لمحہ یہی سوچتے تھے
سفرِ حج کا ارادہ کیا ہے
دیکھو سوئے حرم جارہے ہیں

عمر مری گناہوں میں گزری
کیسے ہوگی وہاں کی حضوری
ہر خطاؤں پہ نادم ہوں مولا
پھر بھی سوئے حرم جارہے ہیں

خانے کعبہ کی چوکھٹ پہ جاکے
اپنے آنسوں سے دامن بگھوکے
روتے روتے طواف کرونگا
دیکھو سوئے حرم جارہے ہیں

کوہِ صفاء سے مروہ تک
اپنی اُمیدوں کی انتہا تک
دوڑتا چلتا پھرتا رہونگا
دیکھو سوئے حرم جارہے ہیں

منیٰ عرفہ کی فضاؤں سے
پیاری پیاری حسیں وادیوں سے
مزدلفہ سرِ خم چلونگا
دیکھو سوئے حرم جارہے ہیں

( فیاض محمد — شاکر)



# سفر حج کا ارادہ کیا ہے

حصّہ ۲

## سفر مدینہ

جب سواری چلے گی طیبہ
کیسے ہو نفس کو مری زیبہ
ننگے پاؤں وہاں پر چلونگا
دیکھو سوئے کرم جارہے ہیں

روضہ اطہر کی جالیوں کو
باغ جنّت کی اُن کیاریوں کو
ہاں اشاروں سے اُنکو چومونگا
دیکھو سوئے کرم جارہے ہیں

ہے مدینے کا سارا کونا
رحمتوں برکتوں کا بچھونا
واسطہ پنجتن کا عطا ہو
دیکھو سوئے کرم جارہے ہیں

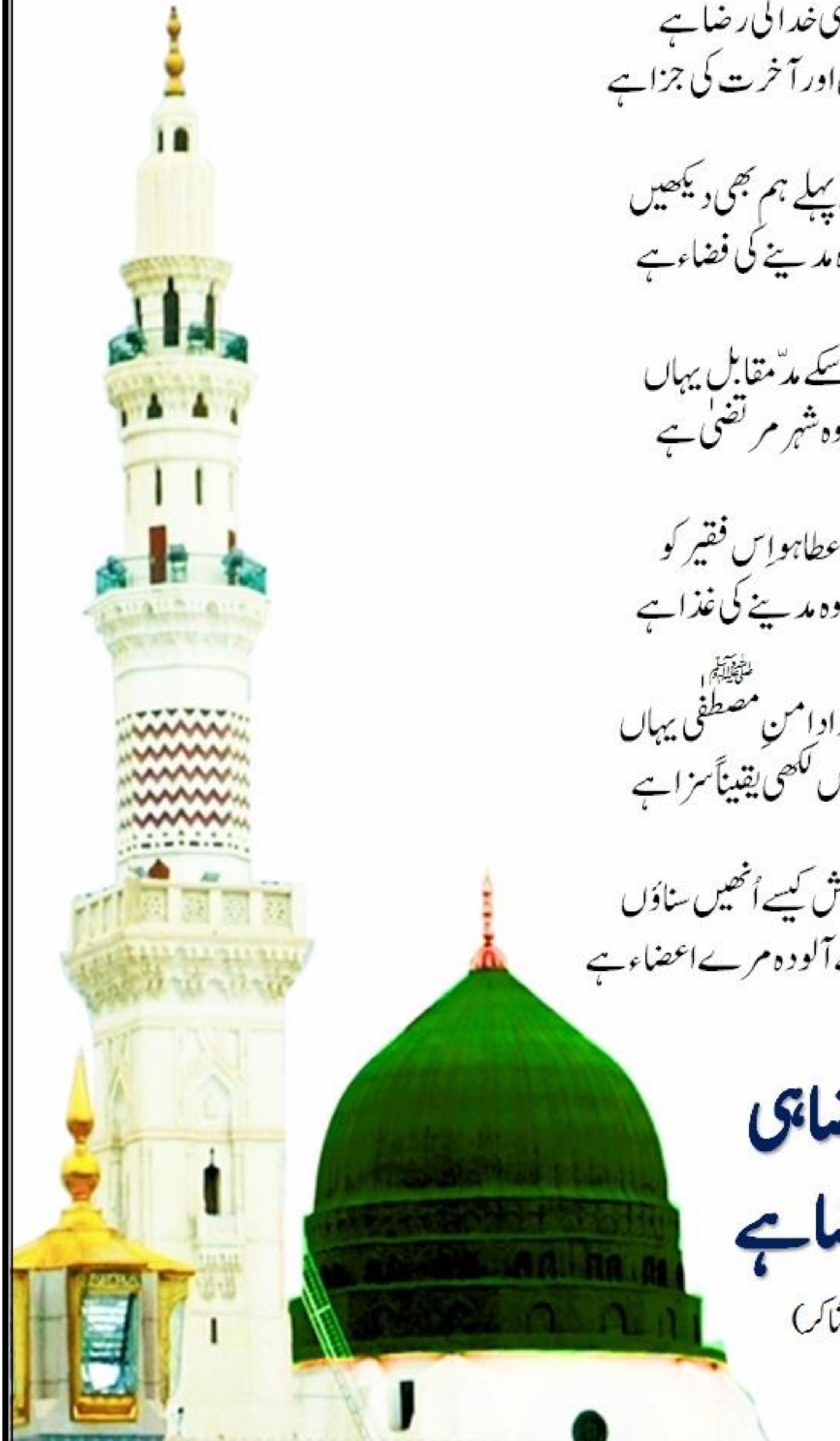
پیارے آقا کے قدموں میں جاکر
دل کی سونی زمیں کو جھکاکر
باادب سر جھکاے رہونگا
دیکھو سوئے کرم جارہے ہیں

گنبدِ خضریٰ کا ہو نظارہ
آقا ہو جائے بس اِک اشارہ
جھوم جھوم سلام پڑھوں گا
دیکھو سوئے کرم جارہے ہیں

کاش احرام اپنا کفن ہو
اللہ اللہ وہیں ہم دفن ہو
ہمکو مل جائے خاک مدینہ
دیکھو سوئے کرم جارہے ہیں

میں شرم سے ہوں پانی پانی
کیسے گزری ہے مری جوانی
لے گناہوں کی گٹھری شاکر
دیکھو سوئے کرم جارہے ہیں

( فیاض محمد — شاکر)



محمد ﷺ کی رضا ہی خدا کی رضا ہے
یہی شانِ مومن اور آخرت کی جزا ہے

للہ مرنے سے پہلے ہم بھی دیکھیں
کتنی پیاری وہ مدینے کی فضاء ہے

کوئی نہیں اُسکے مدِّ مقابل یہاں
کتنا حسیں وہ شہر مرتضیٰ ہے

الٰہی دو لقمے عطا ہو اِس فقیر کو
کیا ہی خوب وہ مدینے کی غذا ہے

جس نے چھوڑا دامنِ مصطفیٰ ﷺ یہاں
اُسکے مقدر میں لکھی یقیناً سزا ہے

شاکر کلامِ بخشش کیسے اُنھیں سناؤں
اُف، گناہوں سے آلودہ مرے اعضاء ہے

# محمد ﷺ کی رضا ہی خدا کی رضا ہے

( فیاض محمد — شاکر)

# سوئے طیبہ جا نہ سکے ہم

سوئے طیبہ جا نہ سکے ہم، حالت ہی کچھ ایسی تھی
فاصلوں کو مٹا نہ سکے ہم، قیمت ہی کچھ ایسی تھی

ساری عمر ہم نے سوچا کیسے جائیں گے طیبہ
آنکھوں میں تھا سپنا وہیں کا، اُلفت ہی کچھ ایسی تھی

خالی دامن خالی جھولی امیدیں ہیں وابستہ
کیوں نہ کرم فرماتے ہم پر، نسبت ہی کچھ ایسی تھی

رحمت عالم سارے جہاں کے تم ہی تو ہو یا شاہ اُمم ﷺ
جو کچھ پایا دستِ کرم سے، رحمت ہی کچھ ایسی تھی

تصویروں میں ہی دیکھا ہوں، نظر کرم ہو یا شاہا ﷺ
جلدی بلوائیں گے شاکر کو، چاہت ہی کچھ ایسی تھی

( فیاض محمد – شاکر)



نواسۂ رسول، جگرگوشۂ بتول، راکب دوش مصطفی ﷺ
حضرت سیّدنا امام عالی مقام امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ

منقبت امام حسین رضی اللہ عنہ

# عظمت مرے حُسین کی رضی اللہ عنہ

عظمت مرے حُسین کی رتبہ مرے حُسین کا
صدیوں سے چل رہا ہے سکّہ مرے حُسین کا

دامن کو اپنے بھر لو جھولی کو اپنے بھر لو
دنیا میں بٹ رہا ہے صدقہ مرے حُسین کا

پیدا ہوئے حُسین تو کیا خوب تھا نظارہ
آغوش مُصطفیٰ ﷺ میں چہرہ مرے حُسین کا

دینِ نبی کی خاطر جب بھی زبان کھولی
دِل میں اُتر گیا ہے خطبہ مرے حُسین کا

میدانِ کربلا میں کیا کیا سِتم ہوئے تھے
نسلوں کو تم بتانا قِصہ مرے حسین کا

بن کر شہیدِ آعظم کربل سے چل دیئے لیکن
دنیا میں اب بھی ہے وہ سایہ مرے حُسین کا

سارے جہاں سے رشتہ چھوٹے تو چھوٹ جائے
للہ کبھی نہ چھوٹے رشتہ مرے حُسین کا

شاہ و گدا کھڑے ہیں دستِ حضور سارے
کیسے چمک رہا ہے روضہ مرے حُسین کا

لاکھوں یزیدی آئیں سر نہ کبھی جھکانا
سب کے دلوں میں ہو جذبہ مرے حُسین کا

شاکرؔ کلامِ بخشش پڑھ کر اُنھیں سناؤں
چلتا رہے لبوں پر نغمہ مرے حُسین کا

( فیاض محمد – شاکرؔ)

# استغاثہ مرے غوث آعظم نگاہِ کرم ہو

مرے غوث آعظم نگاہِ کرم ہو
خدا کی عطاء ہو نگاہِ کرم ہو
مرے غوث آعظم نگاہِ کرم ہو

کاسہ مرادوں کا لیکر چلا ہوں
سوالی ہوں تیرا نگاہِ کرم ہو
مرے غوث آعظم نگاہِ کرم ہو

زمانے کی ٹھوکر بہت کھا چکا ہوں
کہ تنہا کھڑا ہوں نگاہِ کرم ہو
مرے غوث آعظم نگاہِ کرم ہو

خاتون جنّت کا صدقہ عطاء ہو
ائے حسنی حسینی نگاہِ کرم ہو
مرے غوث آعظم نگاہِ کرم ہو

تیرے در کا ہوں میں ادنٰی بکھاری
ہے تو شاہِ جیلاں نگاہِ کرم ہو
مرے غوث آعظم نگاہِ کرم ہو

کہ میدانِ محشر میں رُسوا نہ ہو ہم
ہو دامن تمہارا نگاہِ کرم ہو
مرے غوث آعظم نگاہِ کرم ہو

شاکر نوری کی یہی اِلتجا ہے
تری دستِ شفقت ہو نگاہِ کرم ہو
مرے غوث آعظم نگاہِ کرم ہو

( فیاض محمد – شاکر)

غوث الاعظم
محی الدین محبوبِ سبحانی غوثُ الثقلین جیلانی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اِنْ اَوْلِیَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ
اولیاء تو پرہیزگار ہی ہیں
(الانفال:34)





Designed by I.T. Majlis of Dawat-e-Islami
www.dawateislami.net

# منقبت غوث الاعظم

محی الدین محبوبِ سبحانی غوث الثقلین جیلانی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

شب و روز تیرا کرم غوث اعظم
ہمیں تو ملا ہے کرم غوث اعظم

چلا جاؤنگا میں تو دنیا سے لیکن
مرے ہاتھ میں ہوگا علم غوث اعظم

بیاں ہم سے ہو کیسے توصیف تری
ہے گردن اولیاء پر قدم غوث اعظم

گنہگار ہوں میں ، خطاوار ہوں میں
پھر بھی تیرا ہوں کرم غوث اعظم

مرے سارے زخموں کی اِک دوا ہے
کہ مل جائے مجھ کو مرہم غوث اعظم

شاکر تمہارا ہے یہی التجاء ہے
لکھوں اور پڑھوں میں نظم غوث اعظم

( فیاض محمد – شاکر)

عَلَیَّ مُحَاوَلَۃُ إِصْلَاحِ نَفْسِیْ وَجَمِیْعِ أُنَاسِ الْعَالَم  ان شاء اللہ عزوجل

Designed by I.T. Majlis of Dawat-e-Islami
www.dawateislami.net

# محمد ﷺ نہ ہوتے کچھ بھی نہ ہوتا

( فیاض محمد – شاکر)

نہ یہ فرش ہوتا نہ وہ عرش ہوتا
محمد نہ ہوتے کچھ بھی نہ ہوتا

خدا کی قسم یہ سچ بات مانو
میں بھی نہ ہوتا تو بھی نہ ہوتا
محمد نہ ہوتے کچھ بھی نہ ہوتا

محمد بنا یہ دنیا نہ چلتی
سایۂ رحمت ترا گر نہ ہوتا
محمد نہ ہوتے کچھ بھی نہ ہوتا

چلا جا رہا ہوں میں جانب طیبہ
اگر اُنکا مجھ پہ کرم ہی نہ ہوتا
محمد نہ ہوتے کچھ بھی نہ ہوتا

سوچو ذرا کیا انجام ہوتا !
اگر اُنکا تو شیدا نہ ہوتا
محمد نہ ہوتے کچھ بھی نہ ہوتا

یہ سب تو اُنہی کا لُطف کرم ہے
میں شاکر نہ ہوتا تو نوری نہ ہوتا
محمد نہ ہوتے کچھ بھی نہ ہوتا



# امیرالمومنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق

مقامِ بو بکر کیا ہیں محمّد ﷺ مصطفٰی جانے
نبوت کے سوا سب ہیں محمّد مصطفٰی جانے

بنا سوچے بنا سمجھے نبی کو ایسے حق جانا
صداقت انکی جامع ہے محمّد کا خدا جانے

محافظ بن کے ہر لمحہ انکی حفاظت کی
کہ رتبہ یارِ غار کا محمّد مصطفٰی جانے

نبی کے پہلوئے اقدس میں لیٹے ہیں وہ آج بھی
کہ انکی شان عظمت کو محمّد مصطفٰی جانے

زہے قسمت ہماری تھی کہ ہم پہنچے مدینے میں
غلام کیسے آئیں گے محمّد مصطفٰی جانے

خدایا ترے شاکر کی بس اتنی سے تمنّا ہے
سلام عاجزانہ کو محمّد مصطفٰی جانے

( فیاض محمد – شاکر)

میں بندہ ترا ہوں خدایا کرم ہو
سوالی ترا ہوں خدایا کرم ہو

نہیں کوئی حسن عمل پاس مرے
غلام نبی ہوں خدایا کرم ہو

یہ خوف وبا نے دنیا کو گھیرا
اماں چاہتا ہوں خدایا کرم ہو

مرا تو ہے بس اِک تو ہی سہارا
میں بے بس کھڑا ہوں خدایا کرم ہو

رہوں میں ہمیشہ تری پناہ میں
کچھ ایسی عطا ہو خدایا کرم ہو

ترے خوف میں گزرے دن رات مرے
رہوں بس ترا میں خدایا کرم ہو

میں دنیا کی اُلفت میں ڈوبا ہوا ہوں
اب اُلفت تری ہو خدایا کرم ہو

گناہوں کی گٹھری لیے میں کھڑا ہوں
تو بخش دے مجھے ائے خدایا کرم ہو

گناہوں کے دلدل میں پھنستا رہا میں
چلا سیدھا رستہ خدایا کرم ہو

یہ گندی سیاست یہ گندے کھلاڑی
میں عاجز یہاں ہوں خدایا کرم ہو

میں شاکر ترا اِک بے بس گدا ہوں
صدقہ نبی ﷺ کا ہو خدایا کرم ہو

( فیاض محمد— شاکر)



# خدایا کرم ہو




# واقعۂ سفر معراج النبی ﷺ

آج عرش اعظم سجایا جا رہا ہے
جشن معراج النبی منایا جا رہا ہے

خزانے بٹ رہے ہیں رب العالمین کے
صدقۂ رحمت عالم لٹایا جا رہا ہے

پہلو میں کھڑے ہیں وہ عاجزی سے
جبریل کو دربار ادب سکھایا جا رہا ہے

کیا شان و عظمت اور نبی کی سواری
پشت براق پہ اُنہیں بٹھایا جا رہا ہے

صف اقصیٰ میں انبیاء کھڑے ہیں لیکن
امام الانبیاء سے امامت کیا جا رہا ہے

سوئے بلندی جب چل پڑی انکی سواری
منزل بہ منزل کلام انبیاء ہوا جا رہا ہے

سدرہ پہ آکر کہنے لگے یہ جبریل امیں
اب آگے حضور کو تنہا بلایا جا رہا ہے

کیا خوب نظارہ ہے قابا قوسین میں
اب سارے حجابوں کو ہٹایا جا رہا ہے

تحفۂ خدا جو ملا اُمت مصطفیٰ کو
الصلاۃ معراج المؤمن بتایا جا رہا ہے

سجدۂ خداوندی میں یہ راز ہے شاکر
کہ اُمت کے گناہوں کو مٹایا جا رہا ہے

( فیاض محمد – شاکر)

# الصّلاۃ و السّلام

روز و شب ہو ورد زباں الصلاۃ و السلام
سارے عالم کی ہے جاں الصلاۃ و السلام

ﷺ
میں نے دل سے ہے پڑھا اپنے آقا پر درود
مل گئی ہے حفظ و اماں الصلاۃ و السلام

وہ مقام و منزلت تُجھکو رب نے ہے دیا
لفظوں میں ہو کیا بیاں الصلاۃ و السلام

ﷺ
مجھکو اپنا یا نبی یہ کہہ کر بلا لیجئے
میں تڑپتا ہوں یہاں الصلاۃ و السلام

فکر کی کیا بات ہے گرچہ مدینہ دور ہے
دل تو مرا ہے وہاں الصلاۃ و السلام

ﷺ
میں کہاں جاؤں شاہا در تمہارا چھوڑ کر
تو ہی مرا کون و مکاں الصلاۃ و السلام

تو ہی مری تشنگی تو ہی مری آس ہے
ائے مرے سرکارِ جہاں الصلاۃ و السلام

ﷺ
روزِ محشر یا نبی کرنا شفاعت تم وہاں
ائے شفیق و مہرباں الصلاۃ و السلام

ﷺ
اب غلامی کی سند آقا عطا کر دیجئے
تو ہی مرا حُکمَ فرماں الصلاۃ و السلام

( فیاض محمد – شاکر)

بس یہی ہے آرزو خاک مدینہ ہو عطا
دفنِ بقی ہو جاؤں وہاں الصلاۃ و السلام

مری شامِ زندگی ترے ہی در پہ ہو فنا
مر کے جیتے ہیں جہاں الصلاۃ و السلام

کاش مل جائے ہمیں ترا دامانِ کرم
آسی ہے شاکر یہاں الصلاۃ و السلام





# یا الٰہی ترا نام لے کر

یا الٰہی ترا نام لے کر میں یہ دل سے دعاء کر رہا ہوں
ترا فضل و کرم چاہتا ہوں بس یہی التجا کر رہا ہوں

ہر خطاؤں پہ نادم ہوں مولا زندگانی گناہوں میں گزری
اب ترے در پہ سر کو جھکا کے تری حمدوثنا کر رہا ہوں

ہے یہ وعدہ مرا یا الٰہی ترے آگے ہی سر کو جھکا نا
ائے خدایا کرم تو فرما اپنا وعدہ وفا کر رہا ہوں

یا الٰہی گنہگار ہوں میں تری رحمت کا محتاج ہوں میں
ہے وسیلہ غوث الورا کا ... ہے وسیلہ خواجہ پیا کا (۲)
... اپنا دامن میں پھیلا رہا ہوں



مرے آقا ﷺ کی نظرِ کرم ہے، شکر کیسے ادا ہوگا مجھ سے
اِس زبانِ حال سے میں تو اب خدا ہی خدا کر رہا ہوں

زندگی کا یہ سورج تو **شاکر** لمحہ لمحہ غروب ہو رہا ہے
خاتمہٌ بالخیر ایماں ہو تُجھ سے یہ ہی دعا کر رہا ہوں

( فیاض محمد – شاکر)

# اِستغاثہ

## ہم پہ نظرِ کرم ہو خدارا




آمنہ کے نورِ نظر ہو ، ہم پہ نظرِ کرم ہو خدارا
ائے حلیمہ کے راج دُلارے ، ہم پہ نظرِ کرم ہو خدارا

مرے آقا ﷺ شاہِ زمن ہو ، سارے عالم کا چین و امن ہو
ائے رسولِ پاک ﷺ ہمارے ، ہم پہ نظرِ کرم ہو خدارا

عشق ترا ہی مری جاں ہے ، تُجھ سے وابستہ یہ ایماں ہے
ہم تو ترے ہی شیدا ہوئے ہیں ، ہم پہ نظرِ کرم ہو خدارا

یہ کرم کی تمہاری نظر ہے ، مرے آقا ﷺ کو سب کی خبر ہے
ہم پریشاں ہیں بگڑی بنا دو ، ہم پہ نظرِ کرم ہو خدارا

اُس وقت نہ ہوگا کوئی رہبر ، لاج رکھنا ہماری روزِ محشر
آقا ﷺ تم شفاعت کرنا ، پیارے آقا ﷺ حفاظت کرنا (۲)
ہم پہ نظرِ کرم ہو خدارا ...

واسطہ فاطمہ زہراء کا ، واسطہ تم کو مولا علی کا
اپنے **شاکر** کو طیبہ بلا لو ، ہم پہ نظرِ کرم ہو خدارا

( فیاض محمد – شاکر)

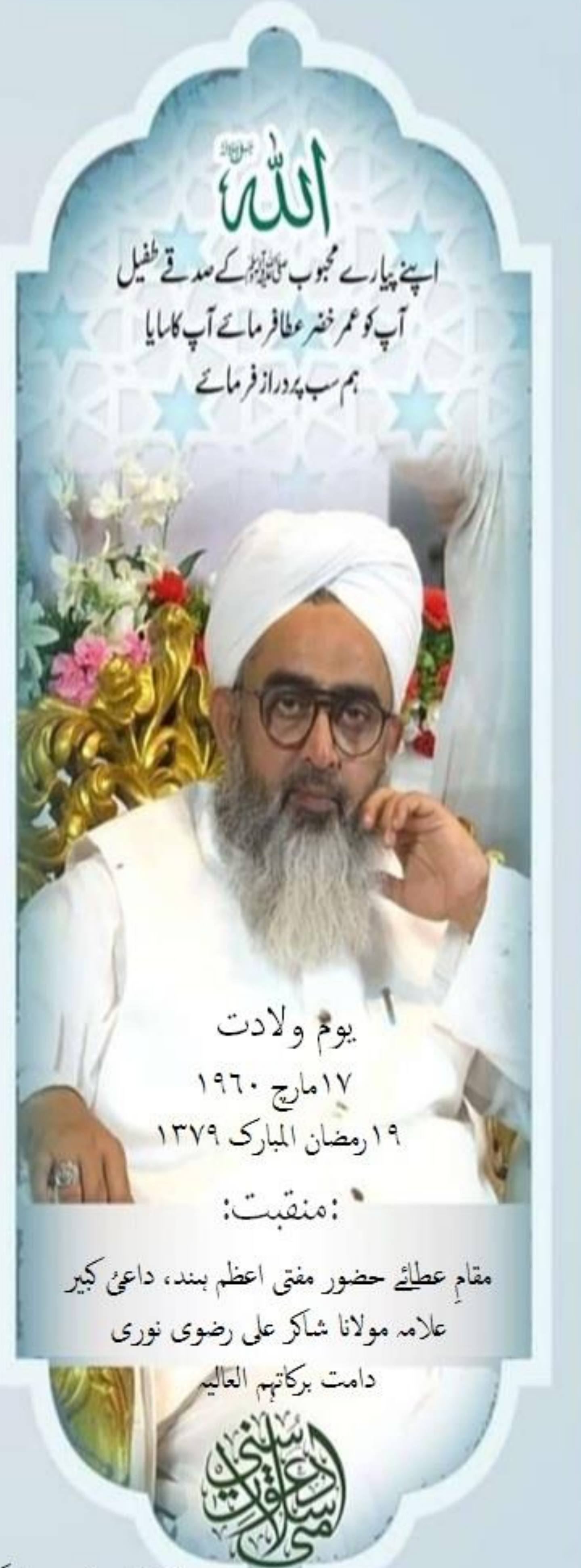
مدینے کی اُلفت میں ہم کو جگایا
عشقِ نبی ﷺ کیا ہے ہم کو سکھایا
وہ شاکرِ نوری سب سے جُدا ہیں
صفِ اعلحضرت میں ہم کو بٹھایا

یہ سایۂ نوری رہے زندگی بھر
یہ فیضانِ نوری ملے زندگی بھر
عطائے حضوری کا یہ فیضِ کرم ہے
گنہاؤں کی گرمی سے ہم کو بچایا

نہ جانے کہاں ہم گم ہو گئے تھے
سراپا گناہوں میں گم ہو گئے تھے
یہ سب کُچھ تمہارا لُطفِ کرم ہے
کہ تاجِ عمامہ سے ہم کو سجایا

باطل کے آگے شمشیرِ زن ہے
اپنوں کے آگے شیریں دہن ہے
خدا کی قسم یہ سچ بات مانو
یہ سچ جھوٹ کیا ہے ہم کو بتایا

مشکل گھڑی میں اکیلا نہ چھوڑا
کہ اپنے مریدوں کو تنہا نہ چھوڑا
زمانے کے فتنوں سے لڑنا سکھایا
کہ شاکر نے **شاکر** کو اپنا بنایا




( فیاض محمد – شاکر)

# سرکارِ مدینہ ﷺ

سارے جہاں کی نعمتیں ہیں ترے ہی در سے سرکارِ مدینہ ﷺ
صدقہ جو مل رہا ہے یہاں ترے ہی گھر سے سرکارِ مدینہ ﷺ

ائے کاش در پاک پہ ہو اپنی حاضری ، اُلفت ہے تمہاری
مرا نصیب بھی کھلے گا ترے ہی در سے سرکارِ مدینہ ﷺ

مجبور ہوں بیکس ہوں زمانے نے ستایا ، ہم کو ہے رُلایا
سارے غموں کا آسرا ہے ترے ہی در سے سرکارِ مدینہ ﷺ

شاکر کی ہے یہ آرزو ہو جائے وہیں پر ، طیبہ کی زمیں پر
دو گز زمیں بقی کی ملے ترے ہی در سے سرکارِ مدینہ ﷺ

( فیاض محمد – شاکر )



# اِستغاثہ

(فیاض محمد – شاکر)

مرے مالک مرے آقا ﷺ بلالو اب مدینے میں
تڑپتا ہوں مرے شاہا بلالو اب مدینے میں

سلامِ عاجزانہ پیش کرتا ہوں یہاں سے میں
بظاہر دور ہوں آقا بلالو اب مدینے میں

زمیں سے آسماں تک تری ہی حمد و ثنائیں ہیں
کرم کی مجھ پہ ہو عطا بلالو اب مدینے میں

ترے در کا میں ادنیٰ سا بھکاری ہوں مرے شاہا ﷺ
امیدیں تُجھ سے وابستہ بلالو اب مدینے میں

خدا جانے کہ کیا ہوگا ترا شاکر زمانے میں
دلِ مضطر پریشاں سا ، بلالو اب مدینے میں



# حُضور ﷺ جانتے ہیں

( فیاض محمد - شاکر)

مرے نبی مرے آقا حُضور جانتے ہیں
درود کس نے پڑھا حُضور جانتے ہیں

تڑپ رہا ہوں مدینے کی حاضری کےلئے
مری تڑپ کا تقاضا حُضور جانتے ہیں

ترے ہی در کی حُضوری مری قِسمت
مرے سفر کا اِرادہ حُضور جانتے ہیں

مُجھے غرض ہی نہیں ترا کیا ہے گُماں
مرا تو ہے یہ عقیدہ حُضور جانتے ہیں

کہوں زباں سے بھلا کیا ائے مرے شاہا
میں چاہتا ہوں کیا کیا حُضور جانتے ہیں

تری رضا میں خدا کی ہے رضا شامل
ہے مرا یہ ہی وظیفہ حُضور جانتے ہیں

کوئی یہ پوچھے کہ **شاکر** تُجھے پتہ کیا ہے
کہوں گا بس میں تو اِتنا حُضور جانتے ہیں

شہنشاہِ ہند عطائے رسول خواجۂ خواجگان حضرت سیدنا معین الدین حسن سنجری سرکار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ

# ذکرِ سلطان الہند



ذکرِ سلطان ہند کی ہے محفل سجی
ذکرِ خواجہ پیا کی ہے محفل سجی
چاہنے والے سب تو ہیں آئے ہوئے
ہے خدا کا فضل محفلِ پاک پر (۲)
با ادب ہیں جو سر کو جھکائے ہوئے

ہم کو جو کچھ ملا ترے در سے ملا
کیا کہوں مرے خواجہ کہ کیا کیا ملا
ہے مرا یہ نصیبہ کہ تو ہی ملا (۲)
تری اُلفت جو دل میں چھپائے ہوئے

ہے مدینے کا سایہ اجمیر میں
دل مچلتا ہے جانے کو اجمیر میں
تو نواسہ رسولِ برحق معین (۲)
تری چوکھٹ پہ دل کو جھکائے ہوئے

ترے قدموں میں شاکر ہے آیا ہوا
یہ مرادوں کا کاسہ ہے لایا ہوا
اِک نگاہِ کرم مرے خواجہ پیا (۲)
واسطہ پنجتن کا ہیں لائے ہوئے

( فیاض محمد – شاکر)

# صل اللہ علی محمد ﷺ




صل اللہ علی محمد ﷺ

خُدا نے تُجھ کو بنایا ایسا کہ ترے جیسا نشاں کہاں ہے
تو جانِ عالم ہے مرے شاہا (۲) ترا کرم تو کہاں کہاں ہے

صل اللہ علی محمد ﷺ

زباں سے اپنی بیاں کرے کیا ترا تو ذکر ہے سب سے اونچا
ہے عرش اُولا پہ ترا چرچا (۲) زمیں پہ ایسا سماں کہاں ہے

صل اللہ علی محمد ﷺ

ائے مرے پیارے رسولِ عربی کئی مُرادیں لیے کھڑا ہوں
ترے کرم کی کیا بات آقا (۲) ترے کرم کا بیاں کہاں ہے

صل اللہ علی محمد ﷺ

شمال ترا جنوب ترا ، یہ شرق ترا یہ غرب ترا
ہر اِک جانب تری حکومت (۲) ترا ہی کلمہ ہر اِک زباں ہے

صل اللہ علی محمد ﷺ

تو ہے سراپا نورِ مجسم ، ترا گھرانہ ہے نورِ پیکر
ترے ہی جلوں سے ہے منوّر (۲) یہ دونوں عالم یہاں وہاں ہے

صل اللہ علی محمد ﷺ

بلالو مجھکو مدینے آقا کہ ترا **شاکر** تڑپ رہا ہے
قرار ہوگا ترے ہی در پہ (۲) سکون مرا یہاں کہاں ہے

( فیاض محمد – شاکر )

# سرکار آگئے ہیں ﷺ

Milad Un-Nabi

**MUHAMMAD** ﷺ

کلام : فیّاض مُحمّد (شاکر)

سب مَرحبا پُکارو سرکار آگئے ہیں
دِل سے اُنھیں پُکارو سرکار آگئے ہیں
اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ

نورِ مُحمدی ہی شکلِ بشر میں آیا
وہ آمِنہ کے گھر میں سرکار آگئے ہیں
اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ

ربِّ ہَبلی اُمّتی پڑھتے ہوئے وہ آئے
اُمّت کے وہ شفیع ہیں سرکار آگئے ہیں
اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ

میلادِ مُصطفٰی ہے خوشیاں سبھی مناؤ
دیوار و در سجاؤ سرکار آگئے ہیں
اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ

صدقے نبی کے رب نے پیدا کیا جہان کو
عالَم میں نور پھیلا سرکار آگئے ہیں
اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ

تھا چارسو اندھیرا غمگین تھا زمانہ
غمخوار دیکھو آئے سرکار آگئے ہیں
اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ

ہے شان میں نرالا ہے شان میں وہ اعلیٰ
بڑی شان والے آقا سرکار آگئے ہیں
اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ

وہ مالکِ جہان ہیں خالق نے یہ کہا ہے
لیکر خزانے رب کے سرکار آگئے ہیں
اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ

کیوں غمزدہ کھڑا ہے کیوں فکر میں پڑا ہے
ہے غمزدوں کے آقا سرکار آگئے ہیں
اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ

دستِ کرم سے اُنکے سب کچھ ہمیں مِلے گا
وہ بھیک دینے والے سرکار آگئے ہیں
اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ

نافِذ ہوئی حُکومت شریعت وہ لے کے آئے
رحمت وہ بن کے آئے سرکار آگئے ہیں
اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ

دو گز زمیں کے نیچے گھبرانا کیسے **شاکر**
مُجھ کو بچانے قبر میں سرکار آگئے ہیں
اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنا مُحَمَّدٍ

# ائے رسولِ پاکﷺ فِدا تُجھ پہ جان و تن مرا



ائے رسولِ پاک فِدا تُجھ پہ جان و تن مرا
ہے ترے ہی فضل و کرم گھر کا یہ صحن مرا

میں غلامِ خواجہ ہوں میں غلامِ احمد رضا
ان سے ہی تو روشن ہے پیارا یہ وطن مرا

ساری عظمتیں ہیں تری ، ساری رِفعتیں ہیں تری
کون کر سکے گا بیاں لفظوں میں سُخن ترا

جتنا بھی نظارہ کروں ، جتنا بھی پُکارا کروں
پھر بھی دِل نہیں بھرتا ، نہ کبھی یہ من مرا

آقا، تری نظرِ کرم کاش ہم پہ ہو جائے
بیڑا پار ہو جائے گا اور ملے گا دامن ترا

دُور ہوں مدینہ سے کوئی غم نہیں شاکر
چار سو نگاہوں میں ہے جلوۂ حسن ترا

( فیاض محمد – شاکر)

# آقا ﷺ کی ثنا خوانی دراصل عبادت ہے

آقا کی ثنا خوانی دراصل عبادت ہے
آقا نے جو فرمایا در اصل شریعت ہے
اِک بات ذرا سن لو یہ درسِ ہدایت ہے
آقا کی محبّت ہی در اصل محبّت ہے

اِک بار مدینے میں بلوا لیجئے آقا
گر موت ہی آجائے دراصل یہ قِسمت ہے
کیا ہوگا کرم اُن کا میدانِ محشر میں
بخشایں گے آقا ہی دراصل یہ نِسبت ہے

آقا میں تمہارا ہوں بس اتنا سا کہہ دو
ہو جائے کرم مُجھ پر دراصل یہ حسرت ہے
اِس دورِ خِزاں میں کوئی بھی نہیں مرا
بس تری غُلامی ہو دراصل یہ چاہت ہے

اوّل سے آخر تک بس ترا ہی چرچا
ترے ذِکر میں ہی آقا دراصل یہ لذّت ہے
للہ مدینے میں شاکر کی موت آئے
دہلیزِ مدینہ ہی دراصل تو جنّت ہے

( فیاض محمد – شاکر)

# اِئے رسولِ پاکﷺ ترے در پہ ہیں زار و قطار



اِئے رسولِ پاکﷺ ترے در پہ ہیں زار و قطار
تو ہی مری آرزو تو ہی مرا شہرِ وقار

ساری دنیا نے شاہﷺ تنہا مُجھے چھوڑ دیا
اِک ترا ہی آسرا ہے ,اِئے رسولِ تاج دارﷺ

ہر طرف پھیلی ہوئی ہیں رنج وغم کی محفلیں
صِرف ترے در پہ مِلتا ہے مُجھے دل کا قرار

ٹھوکریں کھا کر شاہﷺ میں کیا سے کیا دیکھو ہوا
دستِ شفقت سے مِٹیگی یہ مری گرد و غُبار

یا رسول اللہﷺ مُجھ پہ اِک نظر فرمایۓ
سر جھکا کے با ادب روتے ہیں ہم تو زار زار

**شاکرِ نوری** کی آقا اِتنی سی ہے آرزو
روح نِکلے ترے در پہ اور رہوں میں اشکبار

( فیاض محمد – شاکر)

زمیں رو رہی ہے فلک رو رہا ہے
یہ مسجدِ اقصیٰ میں کیا ہو رہا ہے

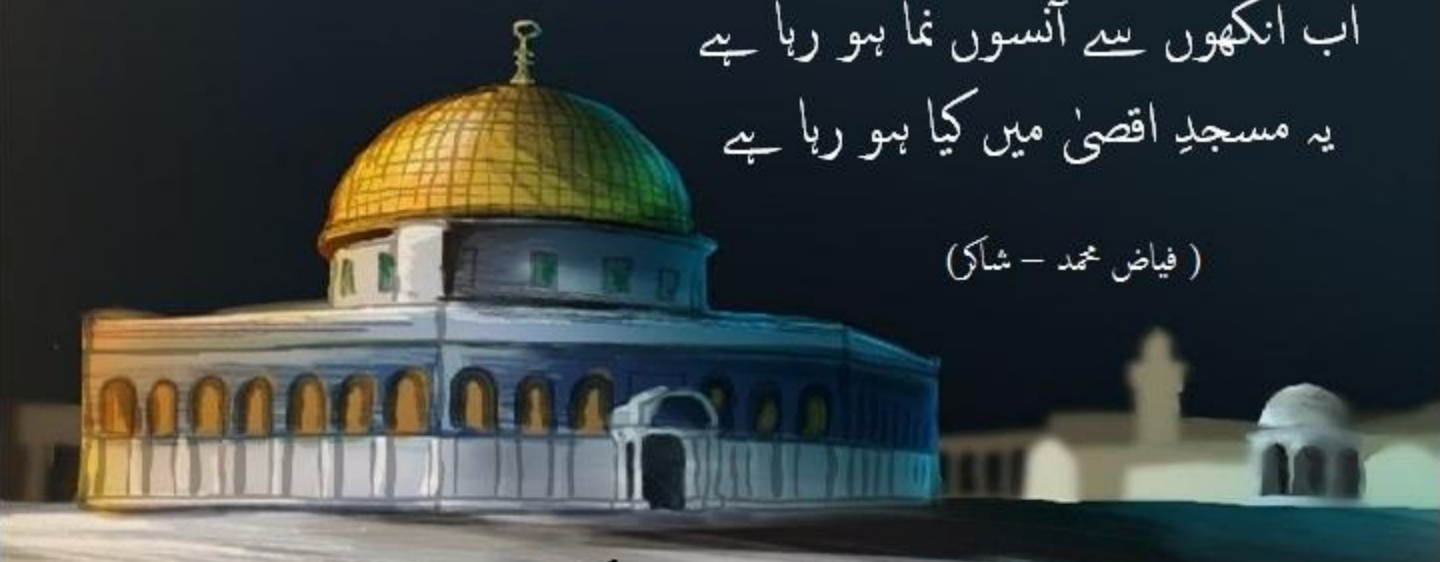
سارے زمانے نے یہ دیکھا نظارہ
وہ چین و سکوں اُنکا فنا ہو رہا ہے
یہ مسجدِ اقصیٰ میں کیا ہو رہا ہے

بیاں ہم سے ہو کیسے حالات انکے
وہ انکھوں سے آنسوں جدا ہو رہا ہے
یہ مسجدِ اقصیٰ میں کیا ہو رہا ہے

خدا کا یہ گھر ہے اسکو نہ بھولو
وہ مہراب و منبر خفا ہو رہا ہے
یہ مسجدِ اقصیٰ میں کیا ہو رہا ہے

**شاکر** نے ہاتھوں کو پھیلا لیا ہے
اب انکھوں سے آنسوں نما ہو رہا ہے
یہ مسجدِ اقصیٰ میں کیا ہو رہا ہے

( فیاض محمد – شاکرؔ )



# یہ مسجدِ اقصیٰ میں کیا ہو رہا ہے

# اب تو بس اک ہی دُھن ہے کہ مدینہ دیکھوں



الصلوۃ والسلام و علیک یا رسول اللہ ﷺ

شہرِ محبوب کے جلوں کا میں مدینہ دیکھوں
خاکِ طیبہ کا ہو سجدہ اور مدینہ دیکھوں
**اب تو بس اک ہی دُھن ہے کہ مدینہ دیکھوں**

ہے تصور میں الٰہی شہرِ طیبہ کا صفر ہی
ائے خدا ترے کرم سے میں مدینہ دیکھوں
**اب تو بس اک ہی دُھن ہے کہ مدینہ دیکھوں**

ہے یہی مری تمنا ائے شہنشاہ مدینہ
سبز گنبد کا نظارہ اور مدینہ دیکھوں
**اب تو بس اک ہی دُھن ہے کہ مدینہ دیکھوں**

صف ہستی سے نہ مٹ جائے کہیں ذات یہ مری
کاش مر نے سے ہو پہلے میں مدینہ دیکھوں
**اب تو بس اک ہی دُھن ہے کہ مدینہ دیکھوں**

کاش طیبہ کی ہو سحری ساتھ افطارِ حرم ہو
ماہِ رمضاں کا سماں ہو اور مدینہ دیکھوں
**اب تو بس اک ہی دُھن ہے کہ مدینہ دیکھوں**

کیسے جاؤں میں مدینہ ہے ترستی یہ نگاہیں
ہے تمنائے حضوری اور مدینہ دیکھوں
**اب تو بس اک ہی دُھن ہے کہ مدینہ دیکھوں**

قافلہ دیکھو چلا ہے شہرِ طیبہ کی طرف وہ
ساتھ شاکر کو بھی لے لو کہ مدینہ دیکھوں
**اب تو بس اک ہی دُھن ہے کہ مدینہ دیکھوں**

کلام : فیّاض مُحمّد (شاکر)

# سلامِ عاجزانہ

یا نبی سلام علیکہ یارسول سلام علیکہ
یا حبیب سلام علیکہ صلواتُ اللہ علیکہ

اِئے شہنشاہِ مدینہ ، بلوالو اب تو مدینہ
جل رہا مرا یہ سینہ ، مدنی مدینے والے
یا نبی سلام علیکہ یارسول سلام علیکہ

آپ ہیں شاہ دو عالم ، آپ ہیں فخر دو عالم
آب ہیں سردار اعظم ، مدنی مدینے والے
یا نبی سلام علیکہ یارسول سلام علیکہ

مِل جائے کوئی بہانہ ، ہو سلام عاجزانہ
اور پڑھوں یہ والہانہ ، مدنی مدینے والے
یا نبی سلام علیکہ یارسول سلام علیکہ

میں ترے در کا گدا ہوں ، ترے نام پہ فدا ہوں
میں کہاں تُجھ جُدا ہوں ، مدنی مدینے والے
یا نبی سلام علیکہ یارسول سلام علیکہ

آپ ہیں مولا کے پیارے ، آمنہ کے ہیں دُلارے
روز و شب یہی پکارے ، مدنی مدینے والے
یا نبی سلام علیکہ یارسول سلام علیکہ

خاتونِ جنت کا صدقہ ، حضرتِ علی کا صدقہ
آپ کے پیاروں کا صدقہ ، مدنی مدینے والے
یا نبی سلام علیکہ یارسول سلام علیکہ

شاکر نوری کی آقا ﷺ اتنی سی یہ اِلتجا ہے
تری بس نظر کرم ہو مدنی مدینے والے
یا نبی سلام علیکہ یارسول سلام علیکہ

( فیاض محمد – شاکر)
مبلغِ سُنّی دعوتِ اسلامی - نیرل